

اسی دوران بہار میں منڈا اادی واسیوں نے 'برسامنڈا' کی قیادت میں حکومت کے خلاف ایک بڑی جنگ چھیڑ دی۔

ابھینو بھارت : ۱۹۰۰ء میں سواتنر ویر وناٹک دامودر



سواتنر ویری۔ ڈی۔ ساورکر

ساورکر نے ناشک میں 'متر میلہ' کے نام سے انقلابیوں کی ایک خفیہ تنظیم قائم کی۔ ۱۹۰۳ء میں اسے 'ابھینو بھارت' نام دیا گیا۔ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے ساورکر انگلستان گئے۔ وہاں سے

انھوں نے 'ابھینو بھارت' تنظیم کے انقلابیوں کے لیے انقلابی ادب، پستولیں وغیرہ بھیجنا شروع کیا۔ انھوں نے مشہور اطالوی انقلابی جوزف مزیی کی حوصلہ افزا سوانح تحریر کی۔ ۱۸۵۷ء کی لڑائی بھارت کی آزادی کی پہلی جنگ تھی۔ انھوں نے اسے واضح کرنے کے لیے ۱۸۵۷ء چے سواتنر سمر نامی کتاب بھی لکھی۔

کیا آپ جانتے ہیں؟



پچاس برس کی بامشقت قید کی سزا بھگتے کے لیے سواتنر ویر ساورکر کو اندمان لے جایا گیا۔ وہ دس برس تک وہاں مقید رہے۔ اندمان میں گزارے سخت دنوں کے تجربات کو انھوں نے 'ماجھی جنم ٹھپ' (میری عمر قید) نامی خودنوشت سوانح میں لکھ رکھے ہیں۔ بعد میں حکومت نے انھیں رتناگری منتقل کر دیا۔ یہاں انھوں نے ذات پات، چھوت چھات کے خاتمے، ہم طعمی، اصلاح زبان جیسی سماجی تحریکات شروع کیں۔ وہ ایک نامور ادیب تھے۔ وہ ۱۹۳۸ء میں ممبئی میں منعقدہ مراٹھی ساہتیہ سمیلن کے صدر تھے۔

حکومت کو ابھینو بھارت تنظیم کے کارناموں کا علم ہو گیا جس کی وجہ سے بابا راؤ ساورکر کو گرفتار کر لیا گیا۔ انھیں عمر قید کی سزا

بھارت میں برطانوی سامراجیت کے خلاف مختلف طریقوں سے تحریکیں برپا کی گئیں۔ ان میں ایک طریقہ مسلح انقلاب کا تھا۔ اس باب میں ہم اس بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔

ہم ۱۸۵۷ء سے قبل انگریزی حکومت کے خلاف ہونے والی بغاوتوں اور ۱۸۵۷ء کی آزادی کی جنگ کا مطالعہ کر چکے ہیں۔ اس کے بعد کے دور میں رام سنگھ کوکا نے پنجاب میں حکومت کے خلاف مسلح جنگ کی۔

واسودیو بلونت پھڑ کے : واسودیو بلونت پھڑ کے نے مہاراشٹر میں انگریزوں کے خلاف مسلح جنگ کی۔ ان کا خیال تھا کہ انگریز حکومت کے خلاف ہتھیار اٹھانا چاہیے۔ انھوں نے استاد لہوجی سالوے سے اسلحہ کے استعمال کی تربیت حاصل کی۔ انگریزوں کے خلاف مسلح جنگ کے لیے انھوں نے راموشی بھائیوں کو منظم کر کے مسلح تحریک کا آغاز کیا۔ یہ جنگ ناکام ہو گئی۔ انگریز حکومت نے انھیں گرفتار کر کے ملک عدن کی جیل میں ڈال دیا جہاں ۱۸۸۳ء میں ان کا انتقال ہو گیا۔ انھوں نے آزادی کے لیے مسلح جنگ کی تھی۔



واسودیو بلونت پھڑ کے

چا پھیکر برادران : ۱۸۹۷ء میں پونہ میں بیضی کی وبا پھیل گئی جس کے بندوبست کے دوران پلیگ کمشنر رینڈ نے ظلم و زیادتی سے کام لیا۔ اس ظلم و زیادتی کا بدلہ لینے کے لیے دامودر اور بال کرشن ان دو چا پھیکر برادران نے ۲۲ جون ۱۸۹۷ء کو کمشنر رینڈ کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ دامودر، بال کرشن اور واسودیو ان تین بھائیوں اور ان کے معاون مہادیو راناڈے کو پھانسی کی سزا دی گئی۔ ایک ہی گھر کے تین بھائیوں کو آزادی کی خاطر شہادت نصیب ہوئی۔

سنائی گئی۔ اس سزا کا بدلہ لینے کے لیے ایک نوجوان انت لکشمین کا نھیرے نے ناشک کے کلکٹر جیکسن کو قتل کر دیا۔ حکومت نے ابھی بھارت سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو گرفتار کرنا شروع کر دیا۔ جیکسن کے قتل کے تار حکومت نے سواتنر ویر ساور کر سے جوڑے اور انھیں گرفتار کر کے ان کے خلاف مقدمہ دائر کر دیا گیا۔ عدالت نے انھیں پچاس برس کی قید بامشقت کی سزا سنائی۔

بنگل میں انقلابی تحریکیں : بنگال کی تقسیم کے بعد انگریز حکومت کے خلاف غصہ بھڑک اٹھا۔ مقامی تحریکوں کی بجائے ملکی سطح پر وسیع انقلابی تحریکوں کا آغاز ہونے لگا۔ ملک کے مختلف حصوں میں انقلابی نظریات کے حامل نوجوان خفیہ تنظیمیں قائم کرنے لگے۔ ان کے مقاصد میں انگریز افسران کو زک پہنچانا، حکومتی نظام کو نقصان پہنچانا، عوام کے دلوں سے انگریز حکومت کا دبدبہ ختم کرنا اور انگریز اقتدار کا تختہ پلٹ دینا شامل تھے۔

بنگل میں 'انوشیلین سمیتی' نامی انقلابی تنظیم سرگرم عمل تھی۔ اس تنظیم کی ۱۵۰۰ سے زیادہ شاخیں تھیں۔ ارونڈ گھوش کے بھائی باریندر کمار گھوش اس تنظیم کے قائد تھے۔ اس تنظیم کو ارونڈ گھوش کی رہنمائی اور مشورے حاصل تھے۔ کولکاتا سے نزدیک مانک ٹالا میں اس تنظیم کا بم سازی کا مرکز تھا۔

۱۹۰۸ء میں انوشیلین سمیتی کے ارکان کھدی رام بوس اور پرنل چاکی نے کنگز فورڈ نامی جج کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا لیکن جس گاڑی پر بم ڈالا گیا وہ کنگز فورڈ کی نہیں تھی۔ اس حملے میں گاڑی میں سوار دو برطانوی خواتین ہلاک ہو گئیں۔ انگریزوں کے ہتھے چڑھنے سے بچنے کے لیے پرنل چاکی نے خود کو گولی مار دی۔ کھدی رام پولس کے ہاتھ لگ گئے۔ انھیں پھانسی دے دی گئی۔ اس معاملے کی تفتیش کے دوران پولس کو انوشیلین سمیتی کی کارگزاریوں کی خبر لگ گئی۔ اس تنظیم کے ارکان کی گرفتاریاں شروع ہو گئیں۔ ارونڈ گھوش کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ حکومت

بم سازی کے الزام کو ثابت کرنے میں ناکام رہی لہذا عدالت نے ارونڈ بابو کو بری کر دیا۔ دیگر ارکان کو لمبی سزائیں سنائی گئیں۔ راس بھاری بوس اور سچندر ناتھ سانیاں نے انقلابی تنظیموں کے جال بنگال سے باہر تک پھیلا دیے۔ پنجاب، دہلی اور اتر پردیش میں انقلابی سرگرمیوں کے مراکز قائم کیے گئے۔ راس بھاری بوس اور ان کے معاونین نے وائسرائے لارڈ ہارڈنگز پر بم اندازی کی لیکن لارڈ ہارڈنگز اس حملے سے بچ نکلا۔

مدراس کے صوبے میں بھی انقلابی سرگرمیاں جاری تھیں۔ وانچی ایرنامی انقلابی نے ایش نامی انگریز افسر کو قتل کر دیا جس کے بعد اس نے خود کو گولی مار کر اپنی جان قربان کر دی۔

انڈیا ہاؤس : بھارت میں انقلابیوں کو غیر ملکوں میں مقیم بھارتی انقلابیوں کی مدد حاصل تھی۔ لندن میں واقع 'انڈیا ہاؤس' اس قسم کی امداد کا اہم مرکز تھا۔ محب وطن پنڈت شیام جی کرشن ورمانے 'انڈیا ہاؤس' قائم کیا تھا۔ اس ادارے کے توسط سے بھارتی نوجوانوں کو انگلستان جا کر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے وظیفہ دیے جاتے تھے۔ سواتنر ویر ساور کر کو ایسا ہی وظیفہ ملا تھا۔ جرمنی کے اسٹٹ گارٹ میں منعقدہ عالمی سوشلسٹ کانفرنس میں مادام کاما نے بھارت کی آزادی کا سوال اٹھایا۔ اس کانفرنس میں انھوں نے بھارت کا پرچم لہرایا تھا۔ انڈیا ہاؤس سے وابستہ دوسرے نوجوان انقلابی مدن لال دھینگرا تھے۔ انھوں نے کرزن والکی نامی انگریز افسر کو قتل کیا تھا۔ انھیں اس جرم میں پھانسی کی سزا دی گئی۔



میڈم کاما

غدر تحریک : پہلی عالمی جنگ کے دوران انگریز حکومت



پنڈت شیام جی کرشن ورما

کاکوری سازش: حکومت کے ظلم و جبر سے انقلابی تحریکیں ختم نہیں ہوئیں۔ گاندھی جی کی عدم تعاون تحریک کی منسوخی کے بعد بہت سے نوجوان انقلاب کے راستے پر چل پڑے۔ چندر شیکھر آزاد، رام پرساد بسمل، یوگیش چٹرجی، چندر ناتھ سانیال جیسے انقلابی ایک جگہ جمع ہوئے۔ انقلابی سرگرمیوں کے لیے درکار



چندر شیکھر آزاد

سرمایہ حاصل کرنے کے لیے انھوں نے ۱۹۲۵ء کو ریلوے کے ذریعے لے جانے والے سرکاری خزانے کو اتر پردیش کے کاکوری ریلوے اسٹیشن کے قریب لوٹ لیا۔ اسی کو کاکوری سازش کہا جاتا ہے۔ حکومت نے

فوری اقدامات کرتے ہوئے انقلابیوں کو گرفتار کر لیا۔ ان پر مقدمات دائر کیے گئے۔ اشفاق اللہ خان، رام پرساد بسمل، روشن سنگھ اور راجندر لہری کو پھانسی دے دی گئی۔ چندر شیکھر آزاد پولس کے ہاتھ نہ لگ سکے۔

ہندوستان سوشلسٹ ری پبلکن ایسوسی ایشن: اشتراکی نظریات سے متاثر نوجوانوں نے ملک گیر انقلابی تنظیم قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ چندر شیکھر آزاد، بھگت سنگھ، راج گرو، سکھ دیو وغیرہ

نوجوان ان میں نمایاں تھے۔ یہ تمام انقلابی سیکولر نظریات کے حامل تھے۔ ۱۹۲۸ء میں دہلی کے فیروز شاہ کوٹلا میدان میں منعقدہ ایک نشست میں ان نوجوانوں نے 'ہندوستان سوشلسٹ ری پبلکن ایسوسی ایشن' تنظیم قائم کی۔ اس

تنظیم کا مقصد بھارت کو برطانوی استحصال سے نجات دلانا تھا۔ اس کے علاوہ اسے کسانوں اور مزدوروں کا استحصال کرنے والے غیر منصفانہ سماجی-معاشی نظام کو بھی ختم کرنا تھا۔ بھگت سنگھ



بھگت سنگھ

مخالف انقلابی سرگرمیاں تیز ہو گئیں۔ انقلابیوں کا ماننا تھا کہ برطانیہ کے دشمنوں سے مدد حاصل کر کے حکومت کا تختہ پلٹا جاسکتا ہے۔ اس موقع کا فائدہ اٹھانے کے لیے انقلابی تنظیمیں قائم ہوئیں۔ ان میں 'عذر' ایک اہم تنظیم تھی۔

امریکہ اور کینیڈا میں مقیم بھارتیوں نے 'عذر' تنظیم قائم کی تھی۔ لالا ہر دیال، بھائی پرمانند، ڈاکٹر پانڈ ورنگ سداسیو، خان خوجہ جیسے انقلابی اس تنظیم کے اہم قائدین تھے۔ عذر کے معنی ہیں بغاوت۔ 'عذر' اس تنظیم کے ترجمان اخبار کا نام تھا۔ اس اخبار کے ذریعے بھارت پر انگریز اقتدار کے منفی اثرات پر روشنی ڈالی جاتی تھی۔ اس میں بھارتی انقلابیوں کی دلیرانہ سرگرمیوں کی معلومات دی جاتی تھی۔ اس طرح عذر اخبار نے بھارتیوں تک ملک سے محبت اور مسلح انقلاب کا پیغام پہنچایا۔

'عذر' تنظیم کے رہنماؤں نے انگریزوں کے خلاف تحریک چلانے کے لیے جنگ کے ماحول کا فائدہ اٹھانے کا فیصلہ کیا۔ انھوں نے پنجاب میں انگریز حکومت کے خلاف جنگ کا منصوبہ بنایا۔ فوج میں شامل بھارتی سپاہیوں کو جنگ میں شامل ہونے کی ترغیب دی۔ طے کیا گیا کہ اس بہاری بوس اور وشنو گنیش پنگلے انقلابیوں کی قیادت کریں گے لیکن مخبری کی وجہ سے انگریزوں کو اس منصوبے کا علم ہو گیا۔ پنگلے پولس کے ہاتھ لگ گئے۔ انھیں پھانسی دے دی گئی۔ اس بہاری بوس بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ انھوں نے جاپان پہنچ کر اپنی انقلابی سرگرمیاں جاری رکھیں۔

جنگ کے زمانے میں بیرون ملک انقلابی تحریکیں جاری تھیں۔ برلن میں ویریندر ناتھ چٹوپادھیائے، بھوپین دت اور ہر دیال نے جرمن وزارت خارجہ کے تعاون سے برطانیہ مخالف منصوبے تیار کیے۔ ۱۹۱۵ء میں مہندر پرتاپ، مولوی برکت اللہ بھوپالی اور مولانا عبید اللہ سندھی نے کابل میں آزاد بھارت کی عارضی حکومت قائم کی تھی۔

نے سماجی انصاف اور مساوات پر مبنی معاشرہ تشکیل دینے کو اہمیت دی۔

اسلحہ جمع کرنے اور کارروائیاں انجام دینے کے لیے اس تنظیم نے ایک آزاد شعبہ قائم کیا تھا۔ اس شعبے کا نام ہندوستان سوشلسٹ ری پبلکن آرمی تھا اور اس کے سربراہ چندر شیکھر آزاد تھے۔ اس تنظیم سے وابستہ انقلابیوں نے متعدد انقلابی سرگرمیاں انجام دیں۔ بھگت سنگھ اور راج گرو نے لالہ لچت رائے کی موت کا بدلہ لینے کے لیے برطانوی افسر سینڈرس کو گولیاں مار کر قتل کر دیا۔



سکھ دیو



راج گرو

اس دوران حکومت نے شہریوں کے حقوق کی خلاف ورزی کرنے والے دو بیل مرکزی اسمبلی میں پیش کیے جس کی مخالفت کرنے کے لیے بھگت سنگھ اور بھوکیشور دت نے مرکزی قانون ساز مجلس (اسمبلی) میں بم پھینکے۔

حکومت نے فوراً ہندوستان سوشلسٹ ری پبلکن آرمی کے مراکز پر چھاپے مارے۔ یہیں سے سینڈرس کے قتل کے سراغ پولس کے ہاتھ لگے۔ حکومت نے انقلابیوں کو گرفتار کرنا شروع کر دیا۔ ان پر حکومت کے خلاف بغاوت کے مقدمے دائر کیے گئے۔ بھگت سنگھ، راج گرو اور سکھ دیو کو ۲۳ مارچ ۱۹۳۱ء کو لاہور جیل میں پھانسی دے دی گئی۔ چندر شیکھر آزاد آخر تک پولس کے ہاتھ نہیں لگ سکے۔ بعد میں الہ آباد کے الفرید پارک میں پولس کے ساتھ ہونے والی مڈ بھیڑ میں وہ شہید ہو گئے۔

چٹاگانگ اسلحہ خانے پر حملہ : انقلابی سوریہ سین بنگال کے چٹاگانگ کے انقلابی گروہ کے سربراہ تھے۔ انھوں نے اپنے

اطراف انت سنگھ، گنیش گھوش، کلپنا دت، پریتی لتا وڈیدار جیسے وفادار انقلابیوں کی فوج جمع کر رکھی تھی۔ ان کی مدد سے سوریہ سین نے چٹاگانگ اسلحہ خانے پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنایا۔ منصوبے کے مطابق ۱۸



سوریہ سین

اپریل ۱۹۳۰ء کو انقلابیوں نے چٹاگانگ کے دو اسلحہ خانوں کے اسلحے پر قبضہ جمایا۔ ٹیلی فون اور ٹیلی گراف مشینوں کو توڑ دیا اور پیغام رسانی کا سارا نظام ٹھپ کرنے میں انھیں کامیابی حاصل ہو گئی۔ اس کے بعد انھوں نے انگریز فوج کو کانٹے کی ٹکڑی۔

۱۶ فروری ۱۹۳۳ء کو سوریہ سین اور ان کے چند ساتھی پولس کے ہاتھ لگ گئے۔ سوریہ سین اور ان کے بارہ ساتھیوں کو پھانسی کی سزا دی گئی۔ کلپنا دت کو عمر قید ہوئی اور پریتی لتا وڈیدار نے پولس کے ہاتھ نہ لگتے ہوئے اپنے ہاتھوں اپنی جان لے لی۔



پریتی لتا وڈیدار



کلپنا دت

چٹاگانگ حملے کی وجہ سے انقلابی تحریک تیز رفتار ہو گئی۔ شانتی گھوش اور سونیتی چودھری نامی دو اسکولی طالبات نے ضلع جج کو قتل کر دیا۔ مینا داس نامی نوجوان لڑکی نے کولکاتا یونیورسٹی کے کانووکیشن پروگرام میں گورنر پر گولیاں چلا دیں۔ اُس دور میں اس قسم کی متعدد انقلابی سرگرمیاں انجام دی گئیں۔

جلیاں والا باغ قتل عام کے ذمے دار مائیکل اوڈوائر کو سردار اودھم سنگھ نے ۱۹۴۰ء میں انگلستان میں قتل کر دیا۔ بھارت کی جنگ آزادی میں انقلابی تحریکوں نے اہم کردار

ادا کیا ہے۔ انقلابیوں نے انگریز حکومت سے لڑتے ہوئے اپنی بہادری اور عزم کا اظہار کیا۔ وطن سے محبت اور اس کے لیے خود کو قربان کر دینے کا جذبہ بے مثال تھا۔ ان کی قربانیاں بھارتیوں کے لیے حوصلہ افزا ثابت ہوئی ہیں۔

مشق

(۲) درج ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔

- ۱۔ چٹاگانگ اسلحہ خانے پر حملے کی روداد لکھیے۔
- ۲۔ مسلح انقلاب کے لیے سواتنتر ویرساور کر کی خدمات واضح کیجیے۔

سرگرمی

- ۱۔ انقلابیوں کی زندگی پر مبنی ڈراما، فلم دیکھیے اور اپنی پسند کے واقعے کو اپنی جماعت میں اداکاری کے ساتھ پیش کیجیے۔
- ۲۔ 'انقلابیوں کے کارنامے' پر مبنی قلمی مسودہ تیار کیجیے۔



(۱) صحیح متبادل کا انتخاب کر کے بیانات کو دوبارہ لکھیے۔

- (پنڈت شیام جی کرشن ورما، متر میلہ، رام سنگھ کوکا)
- ۱۔ سواتنتر ویرساور کرنے..... خفیہ انقلابی تنظیم قائم کی۔
 - ۲۔ پنجاب میں..... نے حکومت کے خلاف جنگ کی۔
 - ۳۔ انڈیا ہاؤس..... نے قائم کیا۔

(۲) درج ذیل جدول مکمل کیجیے۔

انقلابی	تنظیم
.....	ابھینو بھارت
بارندر کمار گھوش	
چندر شیکھر آزاد	

(۳) درج ذیل بیانات وجوہات کے ساتھ واضح کیجیے۔

- ۱۔ چاچھیکر برادران نے رینڈ کو قتل کر دیا۔
- ۲۔ کھدی رام بوس کو پھانسی دے دی گئی۔
- ۳۔ بوکیٹورڈٹ اور بھگت سنگھ نے اسمبلی میں بم پھینکے۔